سوال

سیقی کا شرعی حکم (220)

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

گانے بجانے کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے؟ کچھ لوگ اسے جائز بھی کہتے ہیں۔ قرآن وحدیث کی روشنی میں وضاحت کریں۔

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

م السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

اس میں کوئی شک نہیں کہ جب کسی بات پر جھگڑا یا اختلاف ہوجائے تو صحیح فیصلہ اللہ تعالیٰ کی کتاب اور رسول اللہ ﷺ کی حدیث کے ذریعے ہی ہوسکتا ہے۔ جیسا کہ ارشاد ربانی ہے۔

زَعتُم فی شَیءٍ فَرُدّوهُ إِلَى اللَّهِ وَالرَّسولِ إِن كُنتُم تُؤمِنونَ بِاللَّهِ وَاليَومِ الءاخِرِ...۵۹... سورة النساء

م اللہ تعالیٰ اور آخرت پر ایمان رکھتے ہو تو جھگڑے کی شکل میں فیصلے کے لئے اللہ اور رسول ﷺ کی طرف لوٹ جایا کرو۔''

نے بجانے کے بارے میں بھی ہمیں صحیح فیصلہ اللہ تعالیٰ کی کتاب اور رسول کی سنت سے ملے گا۔ قرآن کی یہ آیت اس سلسلے میں فیصلہ کن حیثیت رکھتی ہے۔ فرمایا:

نَ النّاسِ مَن يَشتَرى لَهوَ الحَديثِ لِيُضِلَّ عَن سَبيلِ اللَّهِ بِغَيرِ عِلمٍ وَيَتَّخِذَها هُزُوًا أُولٰئِكَ لَهُم عَذابٌ مُهينٌ ٦... سورة لقمان

ے کھیل تماشے کی باتیں خریدتے ہیں (اپنا مال اور وقت دے کر) تاکہ جہالت کے بل بوتے پر لوگوں کو اللہ تعالیٰ کی راہ سے غافل کردیا جائے اور پھر اسے وہ مذاق سمجھتے ہیں۔''

نی ہر وہ بات جو دل کو غافل کرے وقت ضائع کرے اور کوئی خیر کا پہلو اس میں نہ ہو اسے لھو کہا جاسکتا ہے جب کہ اللہ کا یہ حکم ہے کہ انسان اس زمین کو خیر' عدل اور اصلاح کے کاموں سے آباد کرے۔

ت کے مفہوم کے بارے میں سوال کیا گیا تو انہوں نے فرمایا مجھے قسم ہے اس ذات کی جس کے سوا اور کوئی معبود نہیں ہے اس سے مراد غناء (گانا) ہے تین مرتبہ یہ کلمہ دہرایا۔ ابن ابی شیبہ کی روایت کے مطابق حضرت ابن عباس ؓ' حضرت جابر ؓ' حضرت عکرمہ ؒ' حضرت سعید بن جبیر ؒ' حضرت مجاہد ؒ اور حضرت

امام ابن کثیر ؒ فرماتے ہیں کہ اس آیت میں ان بدبخت لوگوں کا حال بیان کیا گیا ہے جو اللہ تعالیٰ کا کلام سن کر تو کوئی نفع حاصل نہیں کرپاتے لیکن گانے بجانے اور آلات موسیقی پر فریفتہ رہتے ہیں۔

ِمایا:

''لیکونن فی امتی اقوام یستحلون الحر والحریر والخمور والمعازف۔'' (مشکوٰۃ للالبانی ج ۳ کتاب الرقاق باب البکاء والخوف ص ۱۴۶۸ رقم الحدیث ۵۳۴۳)

بسی گروہ پیدا ہوجائیں گے جو زنا' ریشم' شراب اور گانے بجانے کے آلات کو حلال کرلیں گے یعنی بے دریغ ان کاموں کے ارتکاب کریں گے۔''

ہے:

''ان رسول اللہ ﷺ قال من قعد الی قینة یستمع منها صب فی اذنه الآنک یوم القیامة'' (الجامع الصغیر ج ۲ ص ۱۶۳)

اللہ ﷺ نے فرمایا جو کسی گانے والی کی پاس اسے سننے کے لئے بیٹھا تو قیامت کے دن پگھلا ہوا لوہا اس کے کانوں میں ڈالا جائے گا۔''

۴۔ بیہقی اور طبرانی نے ایک روایت نقل کی ہے کہ عمر بن قرۃ نامی ایک شخص رسول اکرم ﷺ کے پاس آیا اور کہا گانا بجانا میرا ذریعہ معاش ہے مجھے اس کے اجازت دی جائے اور میں کوئی فحش گانا نہیں گاؤں گا تو رسول اللہ ﷺ نے اسے ڈانٹا اور فرمایا میں اس کام کی اجازت نہ دوں گا جس میں نہ عزت ہے

ذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ صراط مستقیم

ص474

محدث فتویٰ